یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب
جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷، لاہور ۸

تمہارے درمیان ایک تو خدا کافی ہے اور ایک وہ شخص جس کے پاس کتاب کا پورا پورا علم ہے امام نے فرمایا کہ پیغمبر کے بعد وہ ہم میں سے ہیں اور ہم سے بہتر ہیں۔ (یعنی وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں)۔

بصائر میں بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کتاب خدا کی کچھ ایسی تفسیریں کرتے ہیں جن کو ہم نے کسی دوسرے سے نہیں سُنا ہے حضرت نے فرمایا کہ قرآن دوسروں سے پہلے ہمارے پاس آیا اور قبل اس کے کہ اس کی تفسیر دوسروں تک پہونچے ہم کو معلوم ہوئی لہٰذا ہم قرآن کے حلال و حرام اور ناسخ و منسوخ کو جانتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ کون سی آیت سفر میں نازل ہوئی اور کون سی حضر میں۔ اور کون سی رات کو نازل ہوئی۔ اور کون سی دن میں اور کس کے بارے میں نازل ہوئی اسلئے ہم خدا کی جانب سے اسکی زمین میں صاحب عقل و حکمت ہیں اور خلق پر خدا کے گواہ ہیں اور حضرت باری عزوجل کے قول کے مطابق ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُونَ یعنی عنقریب ہم ان کی گواہی لکھیں گے اور اُن سے پوچھا جائیگا۔ حضرت نے فرمایا کہ شہادت (گواہی) ہمارے لئے ہے اور سوال اُن کے لئے ہے جن میں ساری امت داخل ہے۔ لہٰذا یہ وہ علم ہے جس سے تم کو باخبر کر دیا اور تم پر حجت تمام کر دی جو کچھ مجھ پر لازم تھی۔ تو اگر قبول کرتے ہو تو شکر کرو اور اگر ترک کرتے ہو تو خدا ہر چیز پر گواہ ہے۔

چوتھی فصل

اس بیان میں کہ خدا کی آیات و بینات اور خدا کی کتاب سے مراد بطن قرآن میں حضرات ائمہ اطہارؑ ہیں۔

علی بن ابراہیم نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے اس آیت کی تفسیر میں وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (پ ۷ سورہ الانعام آیت ۳۹) جس کے ظاہری لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی وہ ایسے بہرے ہیں جو آیتوں کو سنتے نہیں جیسا کہ سُننا چاہیے تاکہ اُس سے فائدہ اٹھائیں اور ایسے گونگے ہیں جو کلمہ حق کے ساتھ گویا نہیں ہوتے۔ کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں حیران و سرگرداں پڑے ہیں جسکو خدا گمراہ کرنا چاہتا ہے اسکو گمراہ کر دیتا ہے۔ یعنی جو الطاف الٰہی کا مستحق نہیں اس کو اسکے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کو راہ راست کی طرف پھیر دیتا ہے امام نے فرمایا کہ یہ آیت اس جماعت کی شان میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے نبیوں کے اوصیا

کی تکذیب کی ہے اور وہی لوگ بہرے اور گونگے ہیں۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ وہ تاریکیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ جو شخص شیطان کی اولاد میں سے ہے وہ اوصیاءؑ کی تصدیق نہیں کرتا اور ان پر ایمان نہیں لاتا یہی ہیں وہ جنھیں خدا گمراہ کرتا ہے اور جو شخص کہ آدم کی اولاد میں سے ہے اور شیطان اس کے نطفہ میں شریک نہیں ہوا ہے اور وہ انبیاء کے اوصیا پر ایمان لاتا ہے اور راہ مستقیم پر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرتؑ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قرآن میں جس جگہ کَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا نازل ہوا ہے اس سے مراد تمام اوصیاء کی تکذیب ہے [1]

ایضاً۔ علی بن ابراہیم نے اس آیت وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ یعنی وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ مراد آیات سے حضرت امیرالمومنین اور آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم ہیں اور اس پر حضرت علیؑ کا یہ قول دلیل ہے کہ خدا کی کوئی نشانی مجھ سے بڑی نہیں ہے!

ایضاً۔ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت وَ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ کی تفسیر میں روایت کی ہے۔ یعنی آیتیں اور ڈرانے والے ان گمراہوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے جو ایمان نہیں لاتے۔ حضرت نے فرمایا آیات سے مراد آئمہؑ ہیں اور نُذُر سے مراد انبیاء ہیں پھر اس کی تفسیر میں فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (پ سورہ الحج آیت) یعنی وہ لوگ جو کافر ہوگئے اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اُن کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ جس سے مراد وہ گروہ ہے جو امیرالمومنینؑ اور ائمہ اطہارؑ کی ولایت پر ایمان نہیں لایا۔ پھر اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا۔ یعنی بہت جلد خدا تم کو اپنی آیتیں دکھائے گا۔ اس وقت تم ان کو پہچان

---

[1] مولف فرماتے ہیں کہ تکذیب آیات کی تاویل اوصیاء کی تکذیب کے ساتھ کرنے کی دو وجہیں ہیں۔ اوّل یہ کہ مراد آیات سے عظمت و جلالت الٰہی کی نشانیاں ہیں جیسا کہ اس کے بعد بیان ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ وہ آیتیں مراد ہوں گی جو ائمہ کی شان میں قرآن میں وارد ہوئی ہیں ان کی تکذیب تمام قرآن کی تکذیب ہے۔ ۱۲